Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

فی پرچہ ۲ر

المصلح

منگل

۷ ذی الحجہ ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر عبد القادر بی۔اے

جلد ۶ | ۱۸ ظہور ۱۳۳۲ ہش ۔ ۱۸ اگست ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۱۷

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ناصر آباد ۱۶ اگست (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو گرمی دانوں کی سخت تکلیف ہے اور ناخن کو چوٹ لگ جانے کی وجہ سے درد زیادہ ہو گیا ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی علالت تشویشناک دور سے گزر رہی ہے۔ احباب آپ کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرماتے رہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈاک کا پتہ

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ آئندہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈاک کا پتہ معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب کراچی صدر ہوگا

ہندوستان ان تمام مسائل کو پُر امن طریقے سے حل کرنے کا خواہشمند ہے جن سے ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات کشیدہ ہو سکتے ہیں

ہندوستان کے ایوان عام میں پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

نئی دہلی ۱۷ اگست۔ آج صبح نئی دہلی میں پنڈت نہرو نے ایوان عام میں امور خارجہ پر بحث کے دوران میں ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان سچے دل سے اور پُر امن طریقوں سے ان مسائل کے حل کرنے کا خواہشمند ہے جن کی وجہ سے بدقسمتی سے ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات خراب ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان دوستی اور خیرسگالی کو فروغ دینا چاہتا ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ بعض لوگ وقتی طور پر جذبات سے مغلوب ہو جاتے ہیں۔ لیکن حکومت اس راستہ سے نہیں ہٹے گی جو اس نے اپنے لئے معین کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان اختلاف ہو سکتے ہیں اور ہیں۔ لیکن اگر دونوں طرف امن سلامتی اور صلح صفائی کا جذبہ ہو۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ اختلافات حل نہ ہو سکیں۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے آج راج گھاٹ پر گاندھی جی کی سمادھی پر پھول چڑھائے۔ بعد میں وہ ایوان عام کی کارروائی دیکھنے گئے ایوان عام میں نمائندگان نے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔

مراکش میں پولیس نے سلطان مراکش کے حامیوں پر گولی چلا دی

۴۰ اشخاص ہلاک متعدد زخمی

رباط ۱۷ اگست۔ مراکش میں پولیس نے سلطان مراکش کے حامیوں پر گولی چلا دی جس سے چالیس آدمی ہلاک اور متعدد اشخاص زخمی ہو گئے۔ وسطی مراکش میں بھی پولیس کا ایک مقام پر مظاہرین سے تصادم ہو گیا جس میں ۱۵ آدمی ہلاک ہو گئے۔ مراکش میں اب تک فرانسیسی فوج ایک سو سے زیادہ اشخاص کو گرفتار کر چکی ہے۔ ادھر رباط میں سلطان مراکش نے مذہبی پیشوا کی حیثیت سے اپنے اختیارات سے دستبردار ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے فرانس کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے صورت حال پر قابو نہ پایا تو نہ صرف مراکش کے فرانس سے تعلقات پر اثر پڑے گا۔ بلکہ مراکش کی گلیوں میں بے گناہوں کا خون بھی بہنے لگے گا۔ یہ بھی خبر آئی ہے کہ بربری قبائل کے ہزاروں لوگ جو پہاڑوں سے سلطان مراکش کو تخت سے اتارنے کی کوشش کرنے کے لئے آئے تھے۔ اب سکون اور امن کے ساتھ واپس جا رہے ہیں۔ رباط سے یہ بھی خبر آئی ہے کہ کاسابلانکا کے پاشا کو جو رباط کے پاشا کے بعد ملک کے سب سے طاقتور بادشاہ تھے حکومت فرانس نے تخت سے علیحدہ کر دیا ہے۔ وہ سلطان مراکش کے حامیوں میں سے تھے۔ اور انہوں نے سلطان مراکش کے خلاف رباط کے پاشا کی کارروائی کی سخت مخالفت کی تھی۔

آج نیویارک میں اقوام متحدہ کا اجلاس ہو رہا ہے

نیویارک ۱۷ اگست۔ آج نیویارک میں جنرل اسمبلی کا خاص اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ جس میں کوریا کے بارے میں بحث کی جائیگی۔ اجلاس میں ان سولہ ملکوں نے جن کی فوجیں کوریا میں لڑ رہی ہیں چار قرار دادیں پیش کی ہیں۔ جن میں سے دو میں ہندوستان اور روس کو سیاسی کانفرنس میں شریک کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

جنوبی افریقہ کے رنگدار نسل کے لوگوں کی ایک مزید جماعت

جوہنسبرگ ۱۷ اگست جنوبی افریقہ کے مخلوط نسل کے رنگ دار باشندوں نے اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے ایک نئی جماعت کی تشکیل کی ہے۔

ڈاکٹر مصدق ایران سے ملوکیت کو ختم کرنے کے لئے عام رائے شماری کرائیں گے

تہران ۱۷ اگست یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے طہران سے خبر دی ہے کہ غالباً وزیر اعظم ایران ڈاکٹر مصدق ملوکیت کو ختم کرنے کے لئے غالباً ملک میں عام رائے شماری کرائیں گے۔ خیال ہے کہ ڈاکٹر مصدق اس سلسلہ میں عنقریب ایک اعلان جاری کریں گے۔ ایران میں ایک ریجنسی کونسل قائم کی جائے گی۔ جس میں شاہی خاندان کے افراد کو شامل نہیں کیا جائے گا۔ حکومت ایران نے تمام شاہی محافظوں کو برطرف کر دیا ہے۔ ادھر ڈاکٹر مصدق نے باضابطہ طور پر مجلس کو توڑنے اور انتظامات مکمل ہونے پر ملک میں نئے انتخابات کرانے کا اعلان کر دیا ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ انتخابات منصفانہ اور غیر جانبدارانہ ہونگے۔ نیز انتخابی قوانین میں ترمیم کی جائے گی۔ حکومت ایران نے مجلس کے تمام مخالف ممبروں اور ایک سو دیگر سرکردہ لیڈروں کو شاہی گارد کی طرف سے حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش میں شریک ہونے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔ گرفتار ہونے والوں میں وزیر دربار ابو الحسین امینی بھی شامل ہیں۔ ڈاکٹر مصدق کے ایک مخالف اخبار "کیہان" کی اشاعت کو بند کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے دفتر پر فوج اور پولیس نے قبضہ کر لیا ہے۔ ٹینک اور بکتر بند دستے طہران کے بازاروں میں گشت کر رہے ہیں۔ طہران میں ڈاکٹر مصدق کے حامی اور ایران کی کمیونسٹ تودہ پارٹی شاہ کے خلاف مظاہرے کر رہے ہیں۔ اور یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ شاہ کو تخت سے اتار دیا جائے۔ اور ملک سے غداری کرنے کے سلسلہ میں ان پر مقدمہ چلایا جائے۔

ایران کے وزیر خارجہ حسین فاطمی نے اپنے اخبار باختر امروز میں اپنے دستخطوں سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں شہنشاہ پر الزام لگایا گیا ہے۔ کہ وہ حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش میں شریک تھے۔ لیکن ایجنسی فرانس نے خبر دی ہے کہ حکومت ایران کا یہ خیال ہے کہ حکومت کا تختہ الٹنے کی ناکام کوشش میں شاہ ایران کا ہاتھ نہیں ہے۔ شہنشاہ نے کل بغداد میں عراق کے شاہ فیصل سے ملاقات کی۔ بعد میں شاہ فیصل بھی شہنشاہ ایران سے ملاقات کرنے آئے۔ عراق کے ایک افسر نے بغداد میں کہا ہے۔ کہ یہاں پہلے ہی یہ خیال تھا کہ شاہ ایران فرار ہو کر بغداد پہونچیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ ایران اپنے ساتھ صرف زرو جواہرات رکھنے والے صرف دو تھیلے لائے ہیں۔ انہوں نے یورپ روانہ ہونے سے پہلے کچھ دن کے لئے عراق رہنے کی اجازت طلب کی ہے۔ عراق سے وہ سوئٹزرلینڈ جائیں گے

فرانس فوج پولیس اور عدلیہ کے اختیارات کمبوڈیا کو منتقل کرنے پر رضامند ہو گیا

پیرس ۱۷ اگست۔ فرانس نے کمبوڈیا کا یہ مطالبہ مان لیا ہے کہ فوج پولیس اور عدلیہ کے اختیارات کمبوڈیا کے حوالے کر دیئے جائیں۔ البتہ عدلیہ کے اختیارات کمبوڈیا کو منتقل کرنے کے لئے پارلیمنٹ کی منظوری لینی پڑے گی۔

کشمیر کے تازہ واقعات پر جماعت احمدیہ کراچی کا اظہار تشویش

کراچی ۱۷ اگست مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجوں کے ہاتھوں وہاں کے مسلمان باشندوں پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں ان پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کراچی نے مندرجہ ذیل قرار داد منظور کی ہے۔

"جماعت احمدیہ کراچی بھارتی مقبوضہ کشمیر کے حالیہ المناک واقعات کو نہایت تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور حکومت پاکستان سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ کشمیر کے مسلمان بھائیوں کو ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے استصواب رائے کا حق جلد از جلد دلائے۔ نیز جماعت حکومت پاکستان کو یقین دلاتی ہے کہ وہ اس بارہ میں جو قدم بھی اٹھائے گی جماعت احمدیہ کراچی حکومت کے ساتھ اس میں پورا پورا تعاون کرے گی۔ جماعت احمدیہ کراچی ان مسلمان بھائیوں کے خاندان کے ساتھ جو اس جنگ آزادی میں کام آئے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے"۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۸ ظہور ۱۳۳۲ھ

ناجائز درآمد و برآمد کی روک تھام

خبر ہے کہ کراچی اور سندھ کی سرحد پر ناجائز برآمد اور درآمد کو روکنے کے لئے حکومت خاص نگرانی کر رہی ہے۔ کراچی اور ٹھٹھہ کے درمیان ہر کار کی تلاشی لی جاتی ہے۔ سندھ کراچی اور لس بیلا کی سرحد تک پولیس چوکیاں بنادی گئی ہیں۔ مویشیوں کی درآمد کے علاوہ غلہ کی ناجائز درآمد و برآمد کو روکنے کا کام سپرنٹنڈنٹ ٹھٹھہ کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

جہاں یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ ملکی قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ناجائز تجارت کرنا ایک نہائت سخت جرم ہے جو بسا اوقات غداری کی حد تک پہونچتا ہے۔ وہاں یہ بھی واقعہ ہے۔ کہ شاید ہی دنیا کا کوئی ملک ہوگا جس میں ایسے افراد نہ ہوں۔ جو اپنی روزی اسی ناجائز طریقے سے کمانا پسند کرتے ہیں۔ اور باوجود حکومتوں کی سخت سے سخت نگرانی کے یہ کام چلتا ہی چلا جاتا ہے جس طرح باوجود قانون کی سخت سزاؤں کے دوسرے جرائم دنیا میں ہوتے ہیں۔ اسی طرح ملکی قانون کے خلاف یہ جرم بھی ہوتا ہے۔

یہ جرم کوئی معمولی جرم نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حکومتیں اس کے لئے سخت سے سخت سزا دیتی ہیں۔ خاصکر جب یہ جرم قومی غداری کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اور جرم کے عادی لوگ ایسا مال برآمد کرتے ہیں۔ جس کی اپنے ملک کو سخت ضرورت ہوتی ہے۔ ایک مال ایسے ہوتے ہیں جو معمولی تجارتی مال ہوتے ہیں۔ لوگ ملکی قانون کے علی الرغم ایسا مال درآمد یا برآمد کرتے ہیں۔ اس سے ملک کی اقتصادی حالت پر برا اثر ضرور پڑتا ہے۔ کیونکہ جب کسی مال کی درآمد برآمد پر حکومت پابندی لگاتی ہے۔ تو اس کی غرض یہی ہوتی ہے۔ کہ ملک کی اقتصادی حالت اس کی مقتضی ہے اور ملک کی ضروریات اس کی مقتضی ہیں کہ پابندی لگائی جائے۔ ان میں سے بعض مالوں کی صورت میں حکومت کے مالیہ پر اثر پڑتا ہے۔ اور چوری سے درآمد و برآمد محض ٹیکسوں سے بچنے کے لئے ہوتی ہے۔ اگرچہ اس سے بھی ملک کی اقتصادیات پر نہائت برا اثر پڑتا ہے۔ اور کوئی حکومت ایسے ناجائز درآمد برآمد کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اس لئے معمولی حالات میں بھی سرحدوں پر ایسی چوکیاں قائم کی جاتی ہیں کہ جو ایسی ناجائز تجارت کا سدباب کریں۔

یہ تو معمولی اقتصادی نقصانات کے متعلق ہے۔ مگر بعض غیر معمولی حالات میں بعض مالوں کی ناجائز درآمد و برآمد واقعی غداری کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ مثلاً آج پاکستان میں اناج کا قحط ہے۔ خوراک کسی ملک کے شہریوں کے لئے اولین ضرورت ہے اور حکومت کا فرض ہے کہ ملک میں ایسے حالات پیدا کرے کہ کوئی فرد خوراک سے محروم نہ رہے۔ چنانچہ حکومت پاکستان کو موجودہ قحط سالی میں دوسرے ملکوں سے امداد کی درخواست کرنی پڑی ہے۔ اور کئی لاکھ ٹن گندم امریکہ نے بھیجنے کا بندوبست ہے۔ جس کی پہلی کھیپ پہونچ چکی ہے۔ اسی طرح آسٹریلیا سے مدد لی گئی ہے۔

جب ملک کی غلہ کے متعلق یہ حالت ہو تو ظاہر ہے کہ ایسی نازک حالت میں غلہ ملک سے باہر لے جانا پرلے درجہ کی غداری ہے اور حکومت ایسے سنگین جرم کی جتنی بھی سزا دے تھوڑی ہے۔ چنانچہ ایسی حالت میں حکومتیں مجرموں کو موقعہ پر ہی گولی سے اڑا دینے کا حکم دیتی ہیں۔

یہ امر نہائت افسوسناک ہے کہ پاکستان کے بعض عاقبت نااندیش اب تک تھوڑے سے ذاتی منافع کی خاطر ملک و قوم کو اس طرح نقصان عظیم پہونچانے سے باز نہیں آرہے اور حکومت کو روز بروز زیادہ سے زیادہ انتظامات کرنے کی ضرورت پڑ رہی ہے۔

اس لحاظ سے حکومت کا یہ اقدام مستحسن ہے کہ اس نے متذکرہ بالا انتظامات کئے ہیں البتہ یہ ضروری ہے کہ ایسے کاموں پر نہائت دیانتدار آزمودہ افسر لگائے جائیں جو اپنے ماتحتوں کی پوری پوری نگرانی کر سکیں۔ ہمیں اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ بڑے پیمانے پر سمگلنگ بغیر علم کے ہونا ناممکن ہے۔ حب الوطنی کے جذبہ کے سامنے بڑی سے بڑی رشوت بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ مگر جو نگران چند روپے فی ٹرک کے حساب سے لے کر ٹرک سرحد پار کروا دیتے ہیں۔ وہ در اصل مجرموں سے بھی بہت زیادہ جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اس لئے اس کا سدباب ہی ان انتظامات کی کامیابی کی ضمانت ہو سکتا ہے۔

مہاجرین کی آبادکاری کیلئے ایک ٹھوس تجویز

۱۴ اگست کو پیر جہانگیر پارک میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے جو معرکۃ الآرا تقریر کی ہے۔ وہ ملک کے تمام اخبارات میں شائع ہو کر عوام تک پہونچ چکی ہے۔ ملک کے موجودہ مسائل اور ضروریات پر آپ نے اپنی اس تقریر میں جس انداز سے روشنی ڈالی ہے۔ اس سے تمام تر مشکلات کے باوجود ملک و ملت کے ایک روشن مستقبل کی جھلک نظر آتی ہے اور یہ امید بندھتی ہے کہ اللہ تعالے کے فضل و کرم سے ملک کی موجودہ حکومت جو ملک کے اقتصادی و تجارتی معاشرتی و تمدنی اور داخلی و خارجی تمام تر مسائل کو پورے طور پر حل کرنے کے لئے کوشاں ہے اپنی کوشش میں کامیاب بھی رہے گی

حکومت کے اہم ترین مسائل میں سے ایک مسئلہ مہاجرین کی آبادکاری ہے۔ آج تک ملک کی تمام تر اقتصادیات اور دیگر حالات پر اس کا از حد گہرا اثر رہا ہے۔ حکومتی کوششوں کے باوجود ابھی تک یہ مسئلہ پورے طور پر حل نہیں ہو سکا۔ اور خصوصاً دار الحکومت کراچی میں اب بھی یہ اسی توجہ کے قابل ہے جیسا کہ قیام پاکستان سے قبل تھا۔ اور حقیقت یہی ہے کہ اسی بنا پر کہ ہم مہاجرین کی ایک کثیر تعداد کے لئے روزگار اور مکانوں کا انتظام نہیں کر سکے۔ ملک کے ترقیاتی منصوبے بھی صحیح معنوں میں عمل پذیر نہیں ہو سکتے۔

مسٹر محمد علی نے اپنی تقریر میں اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ایک نہائت ہی ٹھوس تجویز پیش کی ہے۔ اور ہمارا خیال ہے کہ یقیناً پبلک طور پر اس سے بہتر اور ایسی نتیجہ خیز تجویز اس سے قبل پیش نہیں کی گئی۔ علاوہ اسکے کہ مسٹر محمد علی نے مہاجرین کو آسان قسطوں پر مکانات بنانے کے لئے قرضہ دیئے جانے کی اسکیم کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے اہل ثروت لوگوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ کراچی میں مہاجرین کی آبادکاری کے لئے اور ان کے لئے مکان مہیا کرنے کی خاطر قربانی و ایثار سے کام لیں۔ اور حسب استطاعت اپنے اخراجات پر حکومت کے انتظام کے تحت مہاجرین کے لئے مکانات بنوا دیں۔ آپ کا اندازہ ہے کہ ایسے ایک مکان پر کم از کم چھ سو روپیہ خرچ آئے گا۔ اور اس انتظام کے لئے ایک کمیٹی کا قیام بھی عمل میں لایا جا رہا ہے۔ مسٹر محمد علی نے یہ بھی کہا ہے کہ ایسے لوگوں کے نام ان مکانوں پر لکھ دیئے جائیں گے۔ تاکہ ان کی خدمت ملک کے طور پر ایک یادگار رہے۔

ہمیں خوشی ہے کہ اس تجویز پر سب سے پہلے لبیک کہنے والوں میں ہمارے ذمہ دار افراد نے سب سے پہلے پہل کی ہے۔ اور یہی چیز اس تجویز اور تحریک کی کامیابی کی ضامن نظر آتی ہے۔ خود گورنر جنرل نے اس سلسلہ میں پانچ ہزار روپے کا عطیہ دیا ہے۔ اسی طرح مرکزی وزارت کے ہر ممبر نے اور بعض دوسرے حکام نے بھی ایک ایک مکان کے لئے عطیہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ کراچی کے بعض شہریوں کی طرف سے بھی ایسے عطایا کا اعلان ہوا ہے۔ لیکن ان کی تعداد کوئی زیادہ تسلی بخش نہیں۔ جس کی غالباً وجہ یہ ہے کہ ابھی پوری طرح اس تجویز پر عطیہ جات کی وصولی کا انتظام شروع نہیں کیا گیا

ہم جہاں ملک کے تمام اہل ثروت احباب سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ وزیر اعظم پاکستان کی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

دل کے راز

اپنے مولا سے ناز کرتا ہوں
اور حاصل نیاز کرتا ہوں

عشق اور حسن کو ملاتا ہوں
کیا عجیب ساز باز کرتا ہوں

ان کے قدموں کی چاپ سنتا ہوں
بند سب اپنے ساز کرتا ہوں

آنکھ کو اشکبار رکھتا ہوں
دل کو وقفِ گداز کرتا ہوں

شوق ہے ان سے بات کرنے کا
انتظار نماز کرتا ہوں

ذکر ہوتا ہے وہ حقیقت کا
جب بیانِ مجاز کرتا ہوں

اپنے محمود کی محبت میں
پیروئی ایاز کرتا ہوں

مجھ پہ افسوس ہائے اے اشرف
کیوں بیاں دل کے راز کرتا ہوں۔

منشی محمد اشرف

ہم ہی نہیں سارا ملک چوہدری محمدؐ ظفراللہ خاں کی شخصیت پر نازاں ہے

آج روئے زمین پر کوئی ایسا متنفس موجود نہیں ہے جس نے آپ سے بڑھ کر اسلام اور مسلمانوں کی خدمت سرانجام دی ہو

آنریبل چوہدری محمدؐ ظفراللہ خاں کی قومی وملّی خدمات پر روزنامہ "ایوننگ سٹار" کا خراج تحسین

جب آنریبل چودھری محمدؐ ظفراللہ خاں اقوام متحدہ میں پاکستان کی نمائندگی کے فرائض سرانجام دینے کے بعد اس سال ماہِ مارچ کے اوائل میں پاکستان واپس تشریف لائے۔ توکراچی کے انگریزی اخبار روزنامہ "ایوننگ سٹار" نے مراجعت وطن پر آپ کو خوش آمدید کہتے ہوئے آپ کی شاندار قومی وملّی خدمات کو جی بھر کر سراہا۔ اخبار مذکور کے مقالہ افتتاحیہ کا اقتباس مع دیگر حوالہ جات کے ذیل میں مطالعہ فرمایئے :۔ (مسعود احمدؐ)

"ایوننگ اسٹار" چودھری محمدؐ ظفراللہ خاں کو ان کی مراجعتِ وطن پر خوش آمدید کہتا ہے۔ آج کوئی ایسا متنفس موجود نہیں ہے، جس نے چودھری محمدؐ ظفراللہ خاں سے بڑھ کر اسلام اور مسلمانوں کی خدمت سرانجام دی ہو"مفاد المسلمین" کے تحفظ میں سینہ سپر ہوکر انہوں نے دنیائے اسلام کو اپنا اور پاکستان کا گرویدہ بنا لیا ہے۔ چھ سال کے مختصر عرصہ میں پاکستان کو بین الاقوامی مجالس میں جو اہم اور باعزت مقام حاصل ہوا ہے۔ اسی میں ظفراللہ خاں کی مساعی کا بے حد دخل ہے۔ ایک تو ذہانت وفراست اور دیگر ذاتی اوصاف کی وجہ سے دوسرے نوآبادیات میں سامراجی طاقتوں کی آمریت کے خلاف پرزور آواز اٹھانے کے باعث آج پاکستان کا ظفراللہ تمام دنیا میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ پاکستان سے باہر جاتے ہوئے یا واپس آتے وقت جس ہوائی اڈے پر بھی ان کا طیارہ اترتا ہے۔ اس مملکت کی ممتاز ترین شخصیتیں ان کے استقبال اور برادرانہ خیر مقدم کے لئے وہاں موجود ہوتی ہیں۔ .... ظفراللہ خاں نے پاکستان اور اسلام کے لئے جو خدمات انجام دی ہیں۔ قوم ان سے پوری طرح باخبر ہے ہمیں ان پر فخر ہے۔ اور ہم ہی نہیں بلکہ سارا ملک ان کی شخصیت پر نازاں ہے۔"

(روزنامہ ایوننگ سٹار کراچی ۳ر مارچ ۱۹۵۳ء)

"جہاں تک سیاسی سوجھ بوجھ اور حکمت عملی کا تعلق ہے۔ چودھری محمدؐ ظفراللہ خاں نے دنیا میں وہ نام پیدا کیا ہے۔ کہ جس نے انہیں بجا طور پر اس بات کا مستحق بنا دیا ہے۔ کہ مملکت پاکستان کی امور خارجہ کا انتہائی اہم قلمدان انہیں کے سپرد ہے۔ چودھری ظفراللہ خاں پاکستانی وفد کے قائد کی حیثیت سے ۱۹۴۷ء میں پہلی مرتبہ اقوام متحدہ میں گئے۔ وہاں اپنا سکہ جمانے میں ایسے کامیاب رہے۔ کہ کراچی واپس آتے ہی انہیں وزیر خارجہ بنا دیا گیا ......

چودھری ظفراللہ خاں کو قدرت نے ایک ایسا نادر دماغ عطا کیا ہے۔ کہ جو ذہانت کے ساتھ ساتھ معاملات کا تجزیہ کرنے اور تہ تک پہنچنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں گویائی وگفتار کا وہ اچھوتا انداز ان کے حصہ میں آیا ہے۔ کہ جو ہر قسم کے عیب اور خطا سے منزہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہ اقوام متحدہ میں اپنا سکہ جمانے میں کامیاب رہے۔

فلسطین اور کشمیر کے معاملات کو انہوں نے جس پُر اثر طریق پر اقوام متحدہ میں پیش کیا ہے۔ اقوام عالم کی یہ پرشکوہ وبے اثر مجلس اسے کبھی فراموش نہ کرسکے گی۔ اگر جنرل اسمبلی کے ہونیوالے اجلاس میں یہ مجلس انہیں اپنا صدر منتخب کرلیتی ہے۔ تو یقیناً یہ امر خود اس کے اپنے لئے ہی عزت افزائی کا موجب ہوگا۔

چودھری محمدؐ ظفراللہ خاں اس امر کو کبھی نظرانداز نہیں ہونے دیتے۔ کہ وہ وزیر خارجہ ہیں۔ رازدارانہ گفتگو (Off The record) کا وجود ان کے نزدیک کالعدم ہے۔ اگر کسی غیر رسمی دعوت میں آپ ان کے شریک طعام ہوں۔ اور چاہیں کہ ان سے سیاست پر گفتگو کرلیں۔ تو یہ ناممکن ہے۔ ظفراللہ خاں ایسے آدمی نہیں ہیں۔ کہ کسی کی باتوں میں آسکیں۔ وہ ہیر پھیر کر گفتگو کو اپنے ایک ہی مرغوب دل پسند موضوع پر لے آئیں گے۔ یعنی "مذہب" پر۔ **اسلام** کے متعلق وہ بات شروع کر دیں گے۔ بس پھر رکنے کا موقع بمشکل ہی آئے گا۔ وہ اسلام کی عظمت ثابت کرنے کے لئے قرآن کی آیات پہ آیات اور تاریخ کے واقعات تسلسل کے ساتھ پیش کرتے چلے جائیں گے۔

اخبار نویسوں کے نزدیک ظفراللہ خاں نہایت نرم گفتار اور شائستہ طبیعت واقع ہوئے ہیں۔ لیکن یہ احساس انہیں ہر وقت دامنگیر رہتا ہے۔ کہ وقت کسی طور پر ضائع نہ ہو۔ جب وہ کوئی بات کہنا نہ چاہتے ہوں۔ تو ان کے ناقابل تسخیر عزم کو دنیا کی کوئی طاقت رام نہیں کرسکتی۔ ویسے وہ اخبار نویسوں کے سوالات کا خیر مقدم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے۔ نہایت عمدہ طریقے پر ان سے گفتگو کریں گے۔ لیکن کسی غیر متعلق بات یا معیار سے گرے ہوئے سوال پر ٹوکنے کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے جانے نہ دیں گے۔ اخبار نویس بالعموم بڑے بڑے لوگوں سے کھل کر بات کرلیتے ہیں۔ لیکن ظفراللہ خاں کے ساتھ گفتگو میں آزادی کی انہیں کبھی جرأت نہیں ہوتی۔ شخصی وقار اور ذاتی بزرگی کا یہ عالم ہے۔ کہ متانت وسنجیدگی گھر کی باندیاں معلوم ہوتی ہیں۔"

(دالسٹریٹڈ ویکلی آف پاکستان کراچی مورخہ ۱۳ر اگست ۱۹۵۰ء)

"ظفراللہ خاں نے پاکستان کے وزیر خارجہ کی حیثیت سے پاکستان کو بہت فائدہ پہنچایا ہے۔ مسئلہ کشمیر اور یہودی ریاست کے قیام پر ان کی تقاریر صرف اہم ہی نہیں فکر انگیز بھی ہیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ تاریخ انہیں کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔ انہوں نے پاکستان کا نام اچھالا ہے۔ اور ایک ایسے وقت میں اپنے ملک کے کام آئے ہیں۔ جب مہاجنوں کے پراپیگنڈے نے ہمیں دنیا کی نظروں میں ذلیل وخوار کر رکھا تھا۔"

(ہفت روزہ "نظام" لاہور ۲۰ر مارچ ۱۹۵۰ء)

"لیک سیکسس میں ہمارے وزیر خارجہ (آنریبل چودھری محمدؐ ظفراللہ خاں) نے وہ نام پیدا کیا ہے۔ کہ جو بلاشبہ کوئی دوسرا پیدا نہیں کرسکتا۔ دو اڑھائی سال کے عرصہ میں بیرونی دنیا میں انہوں نے پاکستان کی ساکھ قائم کرنے اور اس کے عزت ووقار کو چار چاند لگانے میں جو کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ سلامتی کونسل میں جس طریق پر انہوں نے کشمیر کا مسئلہ پیش کیا ہے۔ اس سے اس فریب کا جو پاکستان کو دیا جا رہا تھا۔ اچھی طرح پردہ چاک ہوگیا ہے۔ لیک سیکسس میں کمال بے جگری سے انہوں نے کشمیر کی جنگ لڑی ہے۔ اور دنیا کے سامنے یہ ثابت کرکے کہ بین الاقوامی قوانین کی روشنی میں کسی بھی زاویہ نگاہ سے کیوں نہ دیکھی جائے۔ جارحانہ اقدام کا ارتکاب کرنے میں پہل دوسرے فریق نے کی ہے۔ وہ اس جنگ میں فتحیاب رہے ہیں۔ قائد اعظم مرحوم کی طرح وہ جھکنا نہیں جانتے۔ وہ اس فتح کے قائل ہی نہیں جو گر کر نصیب ہو۔ وہ فتحیابی کس کام کی جس کی خاطر عزت نفس گنوانی پڑے؟ وہ کبھی تذلل اختیار نہیں کرتے۔ اور پھر بھی ہمیشہ فتحیاب رہتے ہیں۔"

(دالسٹریٹڈ ویکلی آف پاکستان کراچی ۱۲ر مارچ ۱۹۵۰ء)

عراق کے نائب سفیر متعینہ پاکستان السید عبدالمہدی العشیکر نے پاکستان کے یوم آزادی کے موقع پر ۱۴ر اگست ۱۹۵۳ء کو ریڈیو پاکستان سے اہل پاکستان کے نام ایک پیغام نشر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ "عراق پاکستان کی اس جدوجہد کو کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔ جو اس نے اقوام متحدہ میں متعدد عرب مسائل کی تائید میں کی ہے۔"

موصوف نے کہا۔ کہ "پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمدؐ ظفراللہ خاں نے اس سلسلے میں وہ عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ جس نے اہل عراق کے دل موہ لئے ہیں۔ آپ کی شخصیت میں انہیں ایک سچا اور حقیقی دوست ملا ہے۔ آپ نے بے مثال جذبے اور کمال دلیری سے ان کے قومی مفاد کی حفاظت کی ہے یہی وجہ ہے۔ کہ آپ کا نام عراقیوں کی قومی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔

عراقی سفیر نے مزید فرمایا۔ پاکستان اور عراق کے درمیان نہایت گہرے اور مستحکم تعلقات قائم ہیں۔ دونوں نے بین الاقوامی حلقوں میں عالمی امن کی سلامتی اور عالم اسلام ممالک کے باشندوں کی جدوجہد آزادی میں ایک دوسرے سے گہرا تعاون کیا ہے۔"

(مارننگ نیوز کراچی ۱۶ر اگست ۱۹۵۳ء)

- "جہاں تک سیاسی سوجھ بوجھ اور حکمت عملی کا تعلق ہے چودھری محمدؐ ظفراللہ خاں نے دنیا میں وہ نام پیدا کیا ہے کہ جس نے انہیں بجا طور پر اس بات کا مستحق بنا دیا ہے کہ مملکت پاکستان میں امور خارجہ کا انتہائی اہم قلمدان انہیں کے سپرد ہے"۔
- "ظفراللہ خاں نے پاکستان کے وزیر خارجہ کی حیثیت سے پاکستان کو بہت فائدہ پہنچایا ہے۔ وہ ایسے وقت میں اپنے ملک کے کام آئے ہیں۔ کہ جب مہاجنوں کے پراپیگنڈے نے ہمیں دنیا کی نظروں میں ذلیل وخوار کر رکھا تھا"۔
- "ظفراللہ خاں نے کمال بے جگری کے ساتھ کشمیر کی جنگ لڑی ہے۔ اور یہ ثابت کو دکھا کر کہ جارحانہ اقدام کرنے میں پہل دوسرے فریق نے کی وہ اس جنگ میں فتحیاب رہے ہیں"۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل اسوۂ حسنہ

(از مولوی غلام احمد صاحب)

مذہب کا مقصد انسان کو خدا تعالیٰ کی معرفت اور عرفان عطا کرکے گندی زندگی سے نجات دینا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ قدیم سے انسانوں کی رہنمائی کے لئے مختلف اوقات میں مختلف اقوام کی طرف انبیاء بھیجتا رہا۔ کیونکہ انسان نمونہ کا محتاج ہے۔ بغیر نمونہ ایک قدم بھی نہیں چل سکتا۔ چنانچہ وہ انبیاء خدا تعالیٰ سے حکم پاکر لوگوں کو اپنے عمل اور قول سے خدا تعالیٰ کے راستہ کی طرف بلاتے رہتے ہیں گذشتہ انبیاء علیہم السلام چونکہ ایک ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے۔ اس لئے وہ صرف اپنی اپنی قوم کے مطابق نمونہ ہوا کرتے تھے۔ مگر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کی اقوام کی طرف نبی کرکے مبعوث فرمایا اس لئے آپ تمام اقوام کے لئے نمونہ اور ہادی و راہ نما ہیں۔

تمام بانیان مذاہب میں سے صرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایسے ہیں۔ جن کی تاریخ سورج کی طرح چمک رہی ہے بچپن سے لیکر وفات تک کے تمام واقعات نہایت روشن دکھائی دیتے ہیں۔ آپ کی زندگی کا کوئی پہلو بھی ایسا نہیں۔ جس کا حال معلوم نہ ہو۔ اور انسان پر وارد ہونے والی کوئی حالت گویا ایسی نہیں۔ جس میں سے آپ نہ گذرے ہوں آپ بچوں کے لئے بھی نمونہ ہیں نوجوانوں کے لئے بھی۔ کنواروں کے لئے بھی نمونہ ہیں شادی شدگان کے لئے بھی۔ مزدوروں کے لئے بھی کامل نمونہ ہیں۔ تاجروں کے لئے بھی اولاد والوں کے لئے بھی نمونہ ہیں۔ اور ان باپوں کے لئے بھی نمونہ ہیں جن کے بچے فوت ہو جاتے ہیں۔ مظلوموں کے لئے بھی کامل نمونہ ہیں۔ رعایا کے لئے بھی سپاہیوں اور جرنیلوں کے لئے بھی کامل نمونہ ہیں۔ حاکموں اور بادشاہوں کے لئے بھی۔ غرضیکہ دنیا میں انسان پر کوئی بھی حالت نہیں گذرتی جو حضور علیہ السلام پر نہ گذری ہو۔ آپ ایک ہی وقت میں عالم و جرنیل اور مربی و مہربان ہوتے ہیں۔

پھر قرآن مجید کا کوئی حکم بھی ایسا نہیں۔ جس کا عملی نمونہ آپ نہ ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ کے اخلاق کے متعلق سوال کیا گیا حضرت عائشہؓ نے فرمایا کان خلقہ القرآن کہ آپ کا خلق قرآن ہے یعنی جسقدر بھی قرآن مجید میں احکام پائے جاتے ہیں آپ ان کی عملی تصویر تھے۔ اگر لوگوں کو سچائی کی اتباع کا ذکر دیں تھا سے اس کی تصویر کو پیش کردی اور الا مین اور ماجد یا بنا علیک الا من قال رکہ کہنے اپنا سے ہمیشہ سچ ہی دکھایا کا لقب دشمنوں سے

حاصل کرکے بتا دیا۔ کہ اس طرح سچ بولا کرتے ہیں۔ اگر قرآن مجید نے عفو کی تعلیم دی تو حضور نے اپنے عمل سے بتلا دیا کہ عفو کس کو کہتے ہیں۔ فتح مکہ کے موقعہ پر جبکہ آپ کے سب دشمن آپ کے قابو میں آگئے۔ اور اگر آپ چاہتے تو انہیں قتل کر دیتے۔ اور قدیم دشمنوں کا ہمیشہ ہمیش کے لئے خاتمہ کر دیتے۔ مگر چونکہ آپ نے عفو کا نمونہ پیش کرنا تھا۔ اس لئے بلا شرط لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر سب کو چھوڑ دیا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے صلح کے احکام نازل کئے۔ اور فرمایا وان جنحوا للسلم فاجنح لھا (اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی صلح کرلو) تو حضور نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر اس کا عملی ثبوت بھی پیش کر دیا۔ حالانکہ وہ شرائط بظاہر مسلمانوں کے لئے انتہائی ضرر رساں معلوم ہوتی تھیں۔ اگر لڑائی کے موقعہ پر بہادری کی تلقین کی تو آپ نے جنگ حنین کے موقعہ پر جبکہ اکثر مسلمان میدان جنگ سے تھوڑی دیر کے لئے تتر بتر ہوگئے تو آپ نے دشمنوں کے بارش کی مانند تیروں میں۔

انا النبی لا کذب

انا ابن عبد المطلب

کہتے ہوئے بہادری اور استقلال کا عملی مظاہرہ پیش کر دیا اگر ایثار کا حکم دیا تو سب کچھ قربان کر دیا۔ اور کل کے لئے کچھ بھی باقی نہ رہنے دیا۔ اگر نمازوں کے احکام نازل ہوئے تو آپ نے اس قدر عمل کیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے لعلک باخع نفسک کہہ کر آپ کے عملی نمونہ کا اقرار فرمایا۔ عورتوں میں عدل کی تعلیم دی تو ساتھ ہی حضور نے عملی نمونہ سے بتا دیا کہ کس طرح عدل کیا کرتے ہیں۔ جس کا اقرار آپ کی ازواج مطہرات نے خود کیا۔

غرضیکہ کوئی حکم بھی قرآن مجید میں ایسا نہیں ہے جس کا عملی نمونہ حضور نے ویکون الرسول علیکم شہیدا کے مطابق پیش نہ کیا ہو۔ پس حضور علیہ السلام انسانوں کے لئے کامل نمونہ ہیں۔ اور کوئی انسان کسی حالت میں بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں یہ کام بوجہ انسان ہونے کے نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہر موقعہ پر خدا تعالیٰ اسے مجرم قرار دیگا اور کہے گا کہ تیرا عذر صحیح نہیں۔ کیونکہ میرے بندے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایسی حالت میں وہ کام کیا وہ بھی انسان تھے۔ اور تو بھی انسان ہے۔ انہیں بھی وہی عوارض لاحق تھے جو تجھے تھے۔

بسر ولیم میور لکھتے ہیں:۔

"قرآن کریم کی یہ خصوصیت اس قدر اہم ہے کہ ہمیں اس میں کسی مبالغہ کی گنجائش نہیں۔ اس خصوصیت کی وجہ سے محمدؐ کی سیرت و سوانح اور آغاز اسلام کی تاریخ کے لئے قرآن ایک بنیادی چیز قرار پاتا ہے۔

حقیقتاً محمدؐ کی سیرت کے لئے قرآن ایک ایسا آئینہ ہے۔ کہ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں یہ بات بطور ایک مثل اور کہاوت کے مشہور تھی۔ کہ محمدؐ کی ساری سیرت قرآن ہی ہے۔" (دیباچہ لائف آف محمدؐ صفحہ ۲۶)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا آئینہ قرآن مجید میں ہے۔ اور جو امر و نواہی قرآن مجید میں پائے جاتے ہیں۔ حضور نے ان کے مطابق عمل بھی کرکے دکھایا۔ اور اپنے متبعین کے لئے ایک مثال قائم کر دی۔ جس کی وجہ سے تھوڑے سے عرصہ میں ہی عرب کی کایا پلٹ دی۔ اور اسے دنیا کی اقوام کا پیشرو بنا دیا۔ پس تمام انبیاء میں سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کامل نمونہ ہیں۔ جن کی اتباع سے انسان خدا تعالیٰ کا عرفان حاصل کر سکتا ہے۔ اور اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کر سکتا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس نبی کامل کی اتباع کرتے اور اس کی بتائی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔ میں اپنے ان ہم وطنوں کو بھی دعوت دیتا ہوں۔ جو ابھی تک اس چشمہ ہدایت سے دور ہیں۔ کہ وہ بھی آئیں اور ذرا اس شیریں چشمہ سے آب حیات کا گھونٹ تو بھر کر دیکھیں۔ اس سے تمام اندرونی جھگڑے دور ہو جائیں گے۔ اور سب اہل وطن بھائی بھائی بن کر آرام سے زندگی بسر کریں گے۔ دنیا کی کوئی آفت بھی ان کی طرف اپنی اٹھائی ہوئی نظر دنیا سے نہیں دیکھ سکے گی۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے ہم وطنوں کو اس چشمۂ ہدایت کی طرف مائل کر دے۔ تا جہاں اگلے جہان کا امن حاصل کریں۔ وہاں اس دنیا میں بھی امن حاصل کریں اور آرام سے زندگی گذار سکیں۔

حیات الآخرۃ

مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کا ایک نہایت لطیف اور جامع لیکچر "حیات الآخرۃ" کے عنوان سے کتابی صورت میں شائع ہوا ہے۔ مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل نے اس کے متعلق مندرجہ ذیل رائے تحریر فرمائی ہے:۔

"اس مقالہ میں کئی ایسے مسائل انجیل کا بادلائل جن کے بارے میں اکثر متقدمین و متاخرین نے سکوت کیا ہے۔ ثبوت دیا ہے۔

داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار

گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد

کما بدأنا اول خلق نعیدہ کی بناء پر دیگر آیات قرآنی کی استشہاد سے وہ وہ گلہائے و ثمرات کھلائے اور گلبوٹے اگائے ہیں۔ کہ بیاختہ احسنت و مرحبا زبان سے نکلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان تمام نیکیوں کا سرچشمہ ہے۔ تو ان حسنات پر قائم رہنا حیات الآخرۃ کے ایقان پر منحصر ہے۔ نقطے انقطے ہی گئے ہیں۔ صفحہ صفحہ میں علم و عرفان کا دریا بہا دیا ہے۔" (اکمل)

خود پڑھیے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو ضرور مطالعہ کرائیں۔

نوٹ:۔ یہ کتاب صیغہ نشر و اشاعت ربوہ سے طلب فرمائیں۔

قیمت عام کاغذ ۸ اعلیٰ کاغذ ۱۲ فی جلد علاوہ محصول ڈاک

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ ۵۲ء کے فیصلے

مجالس ان پر عمل کریں۔ اور مرکز میں ان کے نتائج سے اطلاع دیں

گذشتہ سال شوریٰ سالانہ اجتماع ۵۲ء میں جو امور زیر بحث آئے۔ اور ان پر جو فیصلے ہوئے۔ اس کی اطلاع مجالس کو رسالہ خالد ماہ جون ۵۳ء کے ذریعہ دی جا چکی ہے۔ ان میں سے بعض امور ایسے ہیں۔ جن پر عمل کرنا اور کرانا مجالس مقامی کا کام ہے۔ مجالس اس طرف ضرور توجہ دیتی ہوں گی۔ مگر مرکز میں اس کی اطلاع نہیں آرہی۔ اس وقت صرف مجالس مقامی کے متعلق فیصلوں کو بطور یاد دہانی درج کیا جا رہا ہے۔ مجالس ان کی طرف توجہ دیں۔ اور سال کے بقیہ حصوں میں انہیں عملی جامہ پہنا کر خدام کو بیدار کریں۔

۱۔ یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ آئندہ نمائندگان شوریٰ خدام الاحمدیہ کے انتخاب کے وقت مقامی قائد اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوگا۔ لیکن تعداد کے لحاظ سے وہ اسی کوٹہ میں شامل ہوگا۔ جتنا کوئی مجلس اپنے اراکین کی تعداد کے لحاظ سے بھجوا سکتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے قائد خود اجتماع میں شامل نہ ہو سکے تو وہ اپنی جگہ کسی کو نامزد نہیں کر سکتا۔ بہر دوسرا خادم انتخاب کے ذریعہ سے ہی نمائندہ ہو سکتا ہے۔

۲۔ ایک تجویز یہ تھی۔ کہ شعبہ مال کے حسابات میں یکسانیت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ مرکز کی طرف سے رجسٹر چھپوا کر مجالس کو بھجوائے جائیں۔ تا تمام مجالس میں ایک ہی قسم کے رجسٹر استعمال ہوں۔ اور پڑتال میں سہولت ہے۔ شوریٰ نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ رجسٹر مرکز نہ چھپوائے۔ البتہ رجسٹروں کے نمونے کے لئے فارم چھپوا کر مجالس کو بھجوا دیئے جائیں۔ اور مجالس ان کے مطابق رجسٹر رکھیں۔ چنانچہ مرکز کی طرف سے فارم چھپوا کر جملہ مجالس کو دیر سے بھجوائے جا چکے ہیں۔ مگر ابھی تک بہت کم مجالس نے اپنے رجسٹروں کو ان کے مطابق بنانے کی اطلاع دی ہے۔ بقیہ مجالس کو بھی اپنے رجسٹروں کو نمونے کے مطابق تیار کرنا چاہیئے۔

(۳) ایک تجویز یہ تھی۔ کہ اگر کسی مجلس کا کوئی خادم اپنی رہائش تبدیل کر کے دوسرے شہر میں چلا جائے تو پہلی مجلس براہ راست دوسری مجلس کو اطلاع دے۔ یا پھر مرکز میں اطلاع دے۔ اور ایسا خادم اپنے چندوں کی ادائیگی کا سرٹیفکیٹ پیش کرے۔ اس تجویز پر شوریٰ کا فیصلہ حسب ذیل تھا۔

"اکثریت اس طرف ہے۔ کہ مجلس براہ راست دوسری مجلس کو اطلاع دے۔ مناسب بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ مجالس میں اس سے تعلقات بڑھیں گے۔ بلکہ جس مجلس سے خادم جائے۔ اس کا اخلاقی فرض بھی ہے۔ کہ وہ دوسری مجلس کو اطلاع دے۔"

مجالس آئندہ اس طریق پر عمل کریں۔

(۴) ایک تجویز یہ تھی۔ کہ تحریک جدید دفتر دوم کی آمد کو کس طرح بڑھایا جائے۔ اور وصولی کس طرح سو فیصدی کی جائے۔ کیونکہ دفتر دوم کے کامیاب بنانے کا کام خدام کے سپرد ہے۔ اس بارہ میں سب کمیٹی مال کی حسب ذیل سفارشات کو شوریٰ نے منظور کر لیا۔

ا۔ انسپکٹران خدام الاحمدیہ مرکزیہ بوقت دورہ تحریک جدید دفتر دوم کی طرف بھی خاص توجہ دیں۔

ب۔ کم از کم دو ماہ میں ایک مرتبہ اجلاس عام میں تحریک جدید کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات پڑھ کر سنائے جائیں۔ یا کوئی ایک تقریر ضرور رکھی جائے۔

ج۔ بذریعہ وفود ہر ایک خادم کو تحریک کی جائے۔

د۔ اگر یکمشت وصولی ممکن نہ ہو تو شروع سال سے اقساط ادائیگی کی تحریک کی جائے۔

یہ نہایت اہم تجویز تھی۔ مگر اس کے متعلق مجالس کی مساعی کا علم نہیں ہو سکا۔ اب ہر مجالس سے گذارش ہے۔ کہ اس پر باقاعدگی سے عمل کریں۔ اور اپنی مساعی سے مرکز کو اطلاع دیں۔ تحریک جدید کا مالی سال ختم ہونے کو ہے۔ اس بارہ میں اپنی کوششوں کو تیز کریں۔ یہ فیصلہ جات ایسے ہیں۔ کہ ان پر عملدرآمد کرانا مقامی مجالس کا کام ہے۔ انہیں اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ مرکز تو صرف یاد دہانی ہی کرا سکتا ہے۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران جماعت کے لئے ․․․ احمدیہ پاکستان کی منظوری تا ۳۰-۴-۵۶ء دی جاتی ہے

احباب نوٹ فرمالیں۔ (وائس ․․․ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نمبر شمار	نام منتخب شدہ	نام عہدہ	پتہ
۱۔	ڈاکٹر محمد حسین صاحب	سیکرٹری امور عامہ	جڑانوالہ۔ ضلع لائلپور
۲۔	ملک مبارک احمد صاحب	سیکرٹری امور عامہ	کلاتھ مرچنٹ کیمبل پور
۳۔	مہر فضل الدین صاحب	پریذیڈنٹ	بدین۔ سندھ

نوٹ: جماعت احمدیہ بدین کے سابقہ پریذیڈنٹ ملک عبد الرحمٰن صاحب بوجہ تبدیلی سکونت کراچی چلے گئے ہیں۔ ان کی جگہ دوبارہ پریذیڈنٹ کا انتخاب ہو کر منظور ہوا۔

نمبر شمار	نام منتخب شدہ	نام عہدہ	پتہ
۴۔	کمال الدین صاحب	سیکرٹری تبلیغ	کرم باز ․․․ پاڑہ چنار سرحد
۵۔	چوہدری علی اکبر صاحب	سیکرٹری تبلیغ	بھوپال والہ۔ تحصیل ڈسکہ
	فضل احمد	زراعت	

مسجد مبارک ربوہ کی تکمیل ابھی باقی ہے

اخبار المصلح کراچی میں کئی بار یہ اعلان شائع کروایا جا چکا ہے۔ کہ مسجد مبارک کی تکمیل کے لئے ابھی بیس اکیس ۲۱ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ ابھی تک جماعتوں نے اس طرف کماحقہ توجہ نہیں فرمائی۔ اس لئے عہدہ داران جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے جلد تر مناسب کارروائی فرمائیں۔

ایسے دوست جنہوں نے اس سے قبل مسجد مبارک کے چندہ کی ادائیگی میں حصہ نہیں لیا۔ ان کے لئے بھی یہ ایک ثواب کا موقع ہے۔ کہ وہ حتی المقدور اس تحریک میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کریں۔

مکرم امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ آئندہ جمعہ کے روز احباب کرام میں اس ․․․ کی تحریک فرمائیں۔ اور دوستوں سے نقد یا وعدوں کی فہرستیں مکمل کر کے نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ جو رقم وصول ہو۔ وہ بمد چندہ مسجد مبارک ربوہ کے حساب میں محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں ارسال فرمائیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

چندہ جات کی رقمیں ہر ماہ کی بیس تاریخ تک

مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں

نظارت بیت المال کی طرف سے یہ مستقل ہدایت ہے۔ کہ ہر ماہ کا چندہ بیس ۲۰ تاریخ تک ربوہ پہنچ جائے۔ "مگر بعض جماعتیں اس ہدایت کی طرف کماحقہ، توجہ نہیں فرماتیں۔

لہٰذا

بذریعہ اعلان ہذا عہدہ داران مال کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اس ہدایت کی پابندی فرمائیں اور تمام رقوم مرکزی ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

امانت تحریک جدید

"سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مزید ارشاد۔

(۱) "امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے۔ اور خدمت دین بھی ہے۔"

(۲) "میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ ان سب میں سے امانت تحریک جدید کی تحریک پر میں خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں۔ کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں۔"

(حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی)

ضروری یادداشت

امانت ذاتی اور امانت تحریک جدید۔ دو علیحدہ علیحدہ امانتیں ہیں۔ دوست امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کراتے وقت صرف "امانت تحریک جدید" لکھا کریں۔

دوستوں کی سہولت کے لئے کوآپریٹو بنک تقریباً ہر ایک منڈی اور تحصیل میں ہوتا ہے۔ دوست اگر اپنے ہاں۔ یا کسی قریبی مقام کے کوآپریٹو بنک میں روپیہ جمع کرا کر چنیوٹ کے کوآپریٹو بنک پر تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کے نام کا ڈرافٹ حاصل کر کے ہمیں بھیج دیں۔ تو آسانی سے اور تھوڑے سے خرچ پر ان کی رقم ہمیں مل سکتی ہے۔ یاد رہے کہ حساب داروں کو مرکز سے روپیہ بھیجتے وقت منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ کا خرچ ہم خود ادا کرتے ہیں۔ (افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

نتیجہ امتحان درجہ رابعہ جامعۃ المبشرین ربوہ

(الف) مندرجہ ذیل طلبا پاس ہیں

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۱۰۲	مولوی محمد صدیق صاحب	۶۶۳/۱۰۰۰
۱۰۱	مرزا طاہر احمد صاحب	۶۲۹
۱۱۲	سید جواد علی صاحب	۵۵۵
۱۱۷	نورالحق صاحب تنویر	۵۴۵
۱۰۸	برکت اللہ محمود صاحب	۵۴۹
۱۱۴	مرزا مجید احمد صاحب	۴۹۰

(ب) مندرجہ ذیل طلباء کمپارٹمنٹ میں آسکے ہیں

۱۰۶۔ نور احمد صاحب منیر "اشتراکیت" ۱۱۰ سید احمد صاحب اظہر تقریر و انٹرویو

(ج) مندرجہ ذیل طلباء کے نتائج کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

(۱۰۳) مرزا حفیظ احمد صاحب (۱۰۷) مرزا نعیم احمد صاحب

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

درجہ رابعہ میں کامیاب ہونے والے طلبا کو اطلاع

درجہ رابعہ کے امتحان میں جو مولوی فاضل یا بی۔اے طلبا کامیاب ہوئے ہیں۔ وہ شاہد کی ڈگری کے اس وقت مستحق ہوں گے جبکہ وہ تحقیقی مقالہ پیش کرکے اس میں کامیاب ہونگے جو طلبا کامیاب ہوئے ہیں۔ ان کے مقالہ پیش کرنے کی آخری تاریخ ۳۰/۹/۵۳ ہے۔ اس لئے تمام طلبا اس تاریخ کو اپنا مقالہ مکمل صورت میں پیش کردیں۔ ہر طالب علم کو مقالہ کی دو دو کاپیاں پیش کرنی لازمی ہیں۔

جامعۃ المبشرین موسمی تعطیلات کے بعد ۵/۹/۵۳ کو باقاعدہ کھل رہا ہے۔ درجہ رابعہ کے فیل شدہ اور دیگر طلبا اس تاریخ تک ربوہ میں پہونچکر جامعہ میں حاضر ہو جائیں

پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ

اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کو جماعت احمدیہ کراچی کے لئے نائب امیر نامزد کیا ہے۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کی جگہ سیکرٹری امور عامہ کے فرائض مکرم چوہدری احمد جان صاحب تا انتخاب سرانجام دینگے۔ (خاکسار نسیم احمد جنرل سیکرٹری)

ولادت

(۱) میرے بھائی کیپٹن محمود شوکت قریشی کو اللہ تعالیٰ نے چار لڑکیوں کے بعد پہلا فرزند عطا فرمایا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے۔ حمیدہ بیگم

(۲) بندہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۳؍ اگست ۱۹۵۳ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ احباب نومولود کی درازی عمر کے لئے نیز خادم دین بننے کی دعا کریں۔ محمد اسمٰعیل کراچی ۵۳

شکریہ احباب محترم والد صاحب حضرت شیخ نیاز محمد صاحبؓ کی وفات پر احباب جماعت نے کثرت سے خطوط اور تاروں کے ذریعہ اس صدمہ میں ہم سے اظہار ہمدردی کیا ہے۔ میں اور میرے تمام بھائی بہن ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور درخواست دعا کرتے ہیں کہ وہ حضرت والد صاحبؓ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور ہم سب کو نیک اور خادم دین اور والد صاحب مرحوم کی نیکیوں کا وارث بنائے آمین فرخندہ اختر بیگم سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم)

شہنشاہ ایران ملک چھوڑ کر بغداد پہنچ گئے

تہران ۱۷؍ اگست۔ کل شاہ ایران کے حفاظتی دستوں نے ڈاکٹر مصدق کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی۔ مگر اسے عین وقت پر ناکام بنا دیا گیا۔ اور اس کے بعد تہران کے چاروں طرف بکتر بند گاڑیوں اور ٹینکوں کا آہنی گھیرا ڈال دیا گیا۔ اور بغداد (عراق) سے خبر آئی ہے کہ شہنشاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی اپنی بیوی ملکہ ثریا اور ایک ایڈی کانگ کے ساتھ شمال ایران سے بھاگ کر اچانک بذریعہ طیارہ بغداد پہنچ گئے ہیں۔ شاہ اور ڈاکٹر مصدق میں ایک عرصہ سے تصادم ہو رہا تھا۔ تہران میں وزیر اعظم مصدق کے حامی نوجوانوں نے سنگین اور رائفل بردار فوجیوں کے ساتھ گشت کرتے ہوئے "مصدق کو فتح ہوئی ہے" کے نعرے بلند کئے۔ لیکن حالت ابھی تک بہت الجھی ہوئی ہے جنرل فضل اللہ زاہدی سابق وزیر داخلہ نے۔ جو کئی مرتبہ مصدق کے خلاف سازشوں کے سلسلہ میں گرفتار ہوچکے ہیں۔ اعلان کیا ہے۔ کہ "میں ایران کا قانونی وزیر اعظم ہوں۔ انہوں نے تہران کے قریب ایک خفیہ پہاڑی مقام پر اعلان کیا۔ کہ شاہ نے اسے وزیر اعظم مقرر کیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں اس نے شاہ کے فرمان کی فوٹو گراف نقول بھی اخباری نمائندوں میں تقسیم کیں۔ ایک کمیونسٹ اخبار نے اس سازش کا الزام امریکی جنرل سوارٹز کوف پر لگایا ہے۔ جو آج کل پاکستان میں ہے۔ وہ ایرانی محافظ دستوں میں تھے۔ اور دو ہفتے پہلے شاہ سے ملنے کے لئے تہران آئے تھے۔ مبصرین کا بیان ہے۔ کہ ان حالیہ واقعات سے اب شاہ کی پوزیشن بے حد خراب اور نازک ہوگئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈپٹی چیف آف سٹاف کو گرفتار کرنے کے بعد ناصری مصدق کے مکان پر گئے۔ اور ان کے محافظ دستے سے کہا۔ کہ انہیں ڈاکٹر مصدق کو ایک ضروری خط دینا ہے۔ مگر وزیر اعظم کے باڈی گارڈ نے شبہ کی بنا پر ناصری کو گرفتار کرلیا۔ ادھر شاہی باڈی گارڈ سمجھے۔ کہ فوجی ہیڈ کوارٹر پر ان کا قبضہ ہو گیا ہے۔ لہٰذا انہوں نے فاتحانہ انداز میں شہر میں داخل ہونا شروع کردیا۔ ان کے تین قیدی بھی ان کے ساتھ تھے۔ مگر ڈاکٹر مصدق کی فوج نے انہیں گرفتار کرکے تینوں یرغمالوں کو رہا کردیا۔

تہران ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ فوجی انقلاب برپا کرنے کی سازش کل رات ساڑھے گیارہ بجے شروع ہوئی۔ لیکن اسے خون کا قطرہ تک بہائے بغیر ناکام بنا دیا گیا۔ شاہی محافظ دستے کے کمانڈر کرنل ناصری نے چار ٹرکوں میں بھرے ہوئے فوجیوں کی مدد سے وزیر اعظم مصدق کو اغوا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن مصدق کے محافظ دستوں نے اس کو ناکام بنا دیا۔ ریڈیو کا بیان ہے کہ باغیوں نے وزیر اعظم کے دست راست حسین فاطمی وزیر خارجہ اور دو اور سرکاری لیڈروں کو ان کی رہائی سے ساڑھے چھ گھنٹے پہلے گرفتار کرلیا تھا۔ چیف آف جنرل اسٹاف جنرل تقی ریاحی کو گرفتار کرنے کی کوشش بھی ناکام رہی۔ کرنل ناصری اب تہران کے فوجی جیل میں ہے۔ ان کے علاوہ اس گروہ کے دوسرے کئی ارکان کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ جنرل زاہدی نے خود قانونی وزیر اعظم ہونے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر مصدق ملک کے قانون کا احترام نہیں کرتے۔ تو یہ بہت افسوسناک بات ہے۔" شاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی آج شمالی ایران سے بھاگ کر عراق کے دارالحکومت بغداد پہنچ گئے۔ ملکہ ثریا بھی ان کے ساتھ ہیں۔ شاہ کے ساتھ ان کے علاوہ ایک ایڈی کانگ تھا۔ اور ایک ہوا باز جو شاہ کا دو انجن والا طیارہ اڑا کر لایا ہے۔ ہوائی میدان پر شاہ کا استقبال ہوا۔ آپ حکومت عراق کے مہمان خانہ میں قیام کریں گے۔ شاہ کے ایڈی کانگ نے بتایا۔ کہ تہران میں فوجی انقلاب کی سازش ناکام رہنے کے بعد شاہ ملک چھوڑ کر آگئے ہیں۔ لیکن وہ ابھی تخت سے دستبردار نہیں ہوئے۔ شاہ کا بغداد کے ہوائی میدان پر استقبال کرنے والوں میں ایرانی سفیر نہیں تھا۔ جس سے ابھی تک شاہ کی ملاقات نہیں ہوئی۔

یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کی اطلاع ہے۔ کہ ملک میں خانہ جنگی شروع ہونے کی افواہیں شدت کے ساتھ پھیلتی جارہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ مصدق گورنمنٹ کے حامی ٹینک دستوں کا ایک جگہ شاہ کے حامی بکتر بند دستے سے تصادم ہوگیا۔ اور یہ کہ مصدق کے حامی بمباروں نے شاہ کے حامی فوجی دستوں پر بمباری شروع کردی ہے۔ جنرل فضل اللہ زاہدی نے جو تہران کے قریب پہاڑیوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ اعلان کیا ہے۔ کہ شاہ ایران نے تین روز پہلے ڈاکٹر مصدق کو برطرف کرکے مجھے نیا وزیر اعظم مقرر کیا ہے۔ میں ہی اب ایران کا آئینی وزیر اعظم ہوں۔ ڈاکٹر مصدق نے آج پارلیمنٹ توڑنے کا سرکاری طور پر اعلان کردیا۔ وزیر خارجہ حسین فاطمی نے کہا۔ "یہ سمجھنا مشکل ہے۔ کہ کل رات کی سازش کے متعلق شاہ کو علم نہ ہو۔ بغداد کی اطلاع ہے کہ شاہ ایران خود اپنا طیارہ اڑا کر لائے ہیں شہنشاہ ایران محمد رضا شاہ پہلوی کی عمر اس وقت ۳۴ سال ہے۔ ۱۹۵۱ء میں مصدق نے برطانیہ کو نکال کر تیل کی صنعت پر قبضہ کیا۔ اس وقت سے شاہ اور مصدق کی آپس میں چلی ہوئی تھی۔ شاہ کو دوسری عالمگیر جنگ کے دوران میں اینگلو سوویٹ فوجوں نے ان کے والد کو تخت سے اتار کر گدی پر بٹھایا تھا۔

کراچی ۱۷؍ اگست۔ سعودی عرب کے سفارت خانہ سے اعلان ہوا ہے۔ کہ حجاز مقدس میں ذی الحجہ کا چاند ۱۱؍ اگست کو دیکھا گیا ہے۔ لہٰذا حج ۱۹؍ اگست بدھ کو ہوگا۔

مکہ معظمہ میں ۹۰ ہزار سے زیادہ حاجی پہنچ گئے

مکہ معظمہ ۱۷ اگست (داستار) سرکاری طور پر اس کا انکشاف کیا گیا ہے۔ کہ اب تک حجاز میں ۹۰،۷۸۰ حاجی پہنچ چکے ہیں۔

دہلی میں وزیر اعظم پاکستان کا شاندار استقبال

آج دونوں ملکوں کے وزراء اعظم مسئلہ کشمیر پر غور شروع کریں گے

نئی دہلی ۱۷ راگست: مسئلہ کشمیر پر بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو سے بات چیت کرنے کے لئے کل جب وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کراچی سے دہلی پہنچے۔ تو یہاں اُن کا شاندار استقبال کیا گیا محمد علی پہلی مرتبہ دہلی کے سرکاری دورے پر آئے ہیں سو وزیر اعظم پاکستان، بیگم محمد علی چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور اعلیٰ افسروں کے ساتھ جب ہوائی جہاز سے اُترے۔ تو پالم کے ہوائی میدان پر پنڈت نہرو نے ان کا استقبال کیا۔ اور ان کا سرکردہ لوگوں سے تعارف کرایا جن میں وزراء کابینہ، دوسرے وزیر، دولت مشترکہ کے ہائی کمشنر۔ کانگرسی لیڈر اور اعلیٰ بھارتی افسر شامل تھے۔ پنڈت نہرو کی ہمشیرہ شریمتی وجیا لکشمی نے بیگم محمد علی کو خوش آمدید کہا۔ صدر بھارت ڈاکٹر راجندر پرشاد کی نمائندگی ان کے ملٹری سیکرٹری میجر جنرل چیٹرجی نے کی۔

اس کے بعد مسٹر محمد علی نے بھارت کے فوجی دستوں کے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ دہلی ریڈیو کا بیان ہے کہ مسٹر محمد علی کا طیارہ شام کو تقریباً ساڑھے سات بجے دہلی پہنچا۔ دہلی کے شہری بھاری تعداد میں ہوائی میدان پر اور پالم سے راشٹرپتی بھون تک سڑک کے دونوں کنارے کھڑے تھے۔ اور انہوں نے پرجوش تالیوں سے مسٹر محمد علی کا استقبال کیا۔ کانگرس اور سکھوں کی طرف سے وزیر اعظم پاکستان کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ دہلی ریڈیو کا بیان ہے کہ مسٹر محمد علی کو دیکھ کر لوگ بہت خوش ہوئے۔ اور اسی بری طرح ان کی طرف دوڑے۔ کہ ہوائی میدان پر پولیس کے تمام انتظام درہم برہم ہو گئے۔ مسٹر محمد علی پنڈت نہرو اور بیگم محمد علی کے ساتھ کھلی جیپ میں سوار ہو کر راشٹرپتی بھون گئے۔ سڑک کے دونوں طرف کھڑے ہوئے لوگوں نے تالیاں بجا کر ان کا استقبال کیا۔ مسٹر محمد علی صدر بھارت کے محل میں ٹھہرے ہیں۔ وہاں پہنچنے کے بعد انہوں نے ڈاکٹر راجندر پرشاد سے رسمی ملاقات کی۔ اور رات کا کھانا پنڈت نہرو کے ساتھ کھایا۔ دونوں وزراء اعظم کی باضابطہ بات چیت آج سہ پہر کو شروع ہو گی۔

وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کل سہ پہر جب وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے ہمراہ پنڈت نہرو سے مسئلہ کشمیر پر بات چیت کرنے کے لئے پین امریکن ایرویز کے طیارے سے دہلی روانہ ہوئے۔ تو انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ وہ مسئلہ کشمیر کے باعزت منصفانہ اور فوری اور پرامن حل کی اُمید لے کر دہلی جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں اب بھی اس معاملے میں وہی عزم اور وہی خلوص رکھتا ہوں۔ جو پہلے تھا وزیر اعظم نے کہا مجھے بڑی اُمیدیں لگی ہوئی ہیں۔ اور کشمیر کے حالیہ واقعات نے میرے ذہن میں ان اُمیدوں کو تاریک نہیں کیا ہے سو وزیر اعظم نے کہا۔ کہ پنڈت نہرو سے وہ صرف مسئلہ کشمیر پر بات چیت کریں گے۔ اور اس مسئلہ کے تصفیہ کی راہ میں جو مشکلات حائل ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ اگر پنڈت نہرو نے دوسرے مسائل پر بات چیت کرنی چاہی تو ان پر بھی بات چیت کر لی جائے گی۔ ان سے پوچھا گیا۔ کہ کیا کشمیر کے حالیہ واقعات پر آپ پنڈت نہرو سے بات چیت کریں گے۔ تو وزیر اعظم نے جواب دیا۔ کہ میں پنڈت نہرو کے لفظ کے جواب کے سلسلہ میں کوئی بات ظاہر کرنے سے قاصر ہوں سو وزیر اعظم نے کہا کہ وہ چار دن دہلی میں قیام کریں گے۔ لیکن اگر ضرورت ہوئی۔ تو مدت قیام میں توسیع کر دی جائے گی بشرطیکہ اس سے کسی فائدہ کی اُمید ہو۔ وزیر اعظم کے ہمراہ ان کی بیگم کے علاوہ کیبنٹ سیکرٹری مسٹر نوریز۔ وزیر اعظم کے پولٹیکل سیکرٹری مسٹر ایس۔ اے افضل۔ پرائیویٹ سیکرٹری مسٹر علی اصغر۔ ڈائرکٹر جنرل براڈکاسٹنگ مسٹر زیڈ۔ اے بخاری۔ پرنسپل انفارمیشن افسر مسٹر مجید ملک اور وزیر اعظم کی سوشل سیکرٹری مس الباذیبی بھی نئی دہلی گئی ہیں بھارتی ہائی کمشنر ڈاکٹر مہتہ بھی اسی طیارے سے دہلی روانہ ہوئے ہیں سو وزیر اعظم کو مرکزی وزراء اور اعلیٰ افسروں نے الوداع کہا۔

مسٹر محمد علی بھارتی پارلیمنٹ کو مخاطب کریں گے

نئی دہلی ۱۷ راگست: مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان دہلی میں ۴ روز کے قیام میں بھارتی پارلیمنٹ کے ممبران سے بھی خطاب فرمائیں گے۔

سکھر بیراج کی نہروں کے پھاٹک

دسمبر اور جنوری میں بند رہیں گے

کراچی ۱۷ راگست: سندھ کے زمینداروں کی اطلاع کے لئے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ لائڈ بیراج سکھر سے سیراب ہونے والی نہریں دسمبر اور جنوری سے پہلے بند کر دی جائیں گی۔ تاکہ لوئر سندھ بیراج تک دریا کا پانی پہنچ سکے۔ ہر سال کی طرح سکھر سے دسمبر اور جنوری میں نہروں کو پانی نہیں ملے گا۔ اس لئے مستقل طور پر بیراج کی تمام نہروں کو مارچ ۱۹۵۵ء تک مسلسل پانی ملتا رہے گا۔ اگر مارچ ۱۹۵۶ء میں پانی گھٹنے کی نوبت آئی تو اس امر کی اطلاع دی جائے گی

مسٹر محمد علی پنڈت نہرو سے کشمیر کے حقائق اور واقعات پر بات چیت کریں گے

بمبئی ۱۷ راگست۔ اخبار ٹائمز آف انڈیا بمبئی کے نمائندے کراچی نے اطلاع دی ہے کہ پاک کابینہ نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ وہ پنڈت نہرو سے حقائق اور واقعات پر بات چیت کریں۔ لہذا صرف دوستی اور مسئلہ کشمیر کو برادرانہ فضاء میں طے کرنے کے خیالی اعلانات پر ہرگز اکتفاء نہ کریں۔ ایک مرحلہ پر یہ خیال تھا۔ کہ اگر دہلی کانفرنس کے نتیجہ میں دونوں وزراء اعظم آزاد اور منصفانہ استصواب کی ضمانت دینے سے متعلق مشترکہ اعلان کر دیں۔ تو اسے علی نہرو کے حالیہ مذاکرات کی کامیابی خیال کیا جائیگا۔ گذشتہ تین روز کے اندر پاک کابینہ کے صبح و شام ۷ جلسے ہوئے۔ جن میں وزیر اعظم پاکستان سے کہا گیا۔ کہ وہ پنڈت نہرو سے اپنی ملاقات کے دوران میں یہ کہیں کہ وہ ان مشکلات کو نپٹائیں۔ جو آزادانہ استصواب کی راہ میں سامنے آئیں۔ اگر پنڈت نہرو اس سلسلہ میں اپنے دل کی بات کہنے سے اجتناب برتیں۔ اور صرف غیر معینہ مدت میں استصواب کرانے کی ضمانت دینے سے متعلق اعلان کرنے پر راضی ہوں۔ تو یہ مذاکرات ناکام ہو جائیں گے۔ اور جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ اس کے سخت ترین اثرات ہوں گے۔ اور اگر پنڈت نہرو بھارت کی طرف سے آزادانہ استصواب کرانے کے جذبہ کا واقعی یقین دلانا چاہتے ہیں۔ تو پھر انہیں تین باتوں کی ضمانت دینی چاہیئے۔ پہلے یہ کہ کشمیر میں فوراً فائرنگ بند کرائی جائے۔ دوسرے مقبوضہ علاقہ میں آبادی میں اس طرح تبدیلی نہ ہو۔ کہ مسلم اکثریت کی جگہ ہندو اکثریت بن جائے۔ تیسرے یہ کہ کشمیر میں آزادانہ استصواب کرانے کے لئے فوراً بات چیت شروع کر دی جائے پاکستان میں جذبات بہت مشتعل ہیں۔ جو متشددانہ رخ بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ بھارتی فوج کی فائرنگ کی اطلاع سے اور ہیجان بڑھ گیا ہے۔

سلطان مراکش کے حامیوں کی گرفتاری

فیض ۱۶ راگست: مراکش کے جنوبی علاقوں میں دس مراکشیوں کو پولیس نے گرفتار کر لیا یہ لوگ سلطان کے خلاف احتجاجی ہڑتال کرانے کی کوشش کر رہے تھے

کشمیر کے سوال پر پاکستان کی تشویش

میری سمجھ سے باہر ہے (نہرو)

نئی دہلی ۱۷ راگست۔ پنڈت نہرو نے بھارت کے یوم آزادی پر جو تقریر کی تھی۔ اس میں انہوں نے کہا کشمیریوں سے ہم نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنی رائے سے اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں گے ہم اس پر قائم ہیں۔ اس مسئلے کا فیصلہ طاقت سے نہیں ہو سکتا۔ مقبوضہ کشمیر کی نئی حکومت اس وقت تک قائم رہ سکتی ہے۔ جب تک یہ وہاں کے عوام کی نمائندگی کرتی ہے۔ پاکستان میں اس معاملہ پر جو ہیجان پایا جاتا ہے وہ میری سمجھ سے تو باہر ہے۔ پاکستان میں جس طرح کی تشویش اور غصے کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ وہ بہت ہی عجیب چیز ہے۔ اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسٹر نہرو نے کہا میں کسی پر نکتہ چینی کرنا نہیں چاہتا لیکن اس قسم کے غصے کے اظہار پر صرف افسوس ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔

کشمیر میں اقوام متحدہ کے مبصرین کسی کو مشتعل نہیں کر رہے ہیں!

مبصر اعلیٰ کی طرف سے حکومت مقبوضہ کشمیر کے اعلان کی تردید!

نئی دہلی ۱۷ راگست۔ کشمیر میں اقوام متحدہ کے قائم مقام چیف مبصر میجر جنرل بینیٹو وی ڈانڈرے نے اعلان کو بالکل غیر جانبدارانہ بتایا ہے کہ کشمیر میں اقوام متحدہ کے فوجی مبصرین ریاست کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کرتے ہیں۔ میجر جنرل ڈی ڈانڈرے نے اپنے اعلان میں کہا ہے کہ مبصرین کو سیاست میں حصہ لینے سے قطعی منع کیا جا چکا ہے۔ اور ان ہدایات پر پوری طرح عمل ہو رہا ہے حکومت کشمیر کے جو الزامات شائع ہوئے ہیں۔ وہ بالکل بے بنیاد ہیں۔ گذشتہ منگل کو مقبوضہ کشمیر کے ایک ترجمان نے بتایا تھا۔ کہ سرینگر میں اقوام متحدہ کے مبصرین جیپ گاڑیاں لے کر سازش کرتے پھر رہے ہیں اور شہروں میں لوگوں کو پاکستان کے حق میں اکسا رہے ہیں۔

طلبا کیلئے فوجی تعلیم لازمی قرار دے دی گئی

خیرپور ۱۷ راگست: خیرپور کے وزیر اعلیٰ مرزا ممتاز حسین خان قزلباش نے اعلان کیا ہے۔ کہ ریاستی اسکولوں میں آئندہ سے طلباء کو فوجی تربیت لازمی طور پر حاصل کرنی پڑے گی۔

ولادت مورخہ ۱۰ راگست کو خدا تعالیٰ نے میرے بھائی نذیر احمد صاحب کاتب کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔
(بشیر احمد کارکن دفتر المصلح کراچی)

کشمیر حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ہم اتحاد تنظیم و یقین محکم کی وہی مثال قائم کریں جو قائد اعظم کے وقت میں قائم تھی

یوم کشمیر کے موقعہ پر جہانگیر پارک میں وزیر خوراک و صنعت خان عبدالقیوم خان اور محترمہ فاطمہ جناح کی تقاریر

کراچی ۱۷ اگست: کل سارے پاکستان میں یوم کشمیر بڑے جوش و خروش سے منایا گیا۔ پاکستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں جلوس نکلے اور مظاہرے ہوئے۔ اور جلسے کئے گئے۔ جن میں بھارتی مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں پر مظالم کی سخت مذمت کرتے ہوئے لاکھوں کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دلانے کے عہد کا اعادہ کیا گیا۔ کراچی میں تیسرے پہر محترمہ فاطمہ جناح کی قیادت میں ایک زبردست جلوس نکالا گیا جو شہر کی اہم سڑکوں سے گذر کر چار بجے جہانگیر پارک پہنچا جہاں محترمہ فاطمہ جناح کی صدارت میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جلسہ میں چوہدری غلام عباس۔ سردار محمد ابراہیم۔ مسٹر حسین امام۔ خان عبدالقیوم خان اور محترمہ فاطمہ جناح نے تقاریر کیں۔ وزیر صحت ڈاکٹر اے۔ ایم مالک بھی جلسے میں موجود تھے۔

عبدالقیوم خان

وزیر صنعت و خوراک خان عبدالقیوم خان نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اس جلسے میں میری موجودگی اس امر کا ثبوت ہے کہ جہاں تک کشمیر کے مسئلہ کا تعلق ہے۔ حکومت اور عوام ایک ہیں۔ اور ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم نے دیکھا تھا۔ کہ ہماری آنکھوں کے سامنے مشرقی پنجاب کی کپورتھلہ ریاست میں جہاں مسلم اکثریت تھی۔ مسلمان تہ تیغ کئے گئے۔ جموں کے صوبے میں مسلم اکثریت کو یا تو قتل کیا گیا۔ یا بھاگنے پر مجبور کیا گیا۔ اس شیطانی فعل کی بناء پر بھارت کا ایک طبقہ مطالبہ کرتا ہے کہ جموں کا صوبہ انہیں ملنا چاہیئے۔ کیونکہ وہاں ہندو اکثریت ہے۔ وہ یہ نہیں سوچتے۔ کہ ہندو اکثریت کس طرح بنی اور کس نے بنائی۔ بھارت و پاکستان نے وادی کشمیر میں استصواب رائے کرانے کے اصول کو تسلیم کیا ہے۔ حکومت بھارت اور پنڈت نہرو اس حقیقت سے غافل نہیں۔ کہ بھارت میں ایک بڑی اکثریت ایسے فرقہ پرست ہندوؤں کی ہے۔ جنہوں نے تہیہ کر لیا ہے۔ کہ وادی کشمیر میں وہی کھیل کھیلا جائے۔ جو کپورتھلہ اور جموں میں کھیلا جا چکا ہے۔ اس کے بعد وہ نئی طرح دائے شماری ہو۔ انہوں نے کہا۔ کہ مجھے شیخ عبداللہ کی برطرفی اور بخشی غلام محمد کے گدی پر بٹھائے جانے کا افسوس نہیں ہے۔ اپنی قوم کو چھوڑ کر ہندوؤں سے دوستی کرنے والوں کا انجام یہی ہوتا ہے۔ بخشی کا حشر عبداللہ سے بدتر اور زیادہ عبرتناک ہوگا افسوس اس بات کا ہے۔ کہ عبداللہ اور بخشی ہندو قوم نے پیدا نہیں کئے۔ بخشی اور عبداللہ ہم میں پیدا ہوئے ہیں۔ خان عبدالقیوم خان نے کہا کہ اگر لڑائی شروع ہوئی۔ تو میں کسی سے پیچھے نہ رہوں گا۔ لیکن ہم مسلمانوں میں بخشی اور عبداللہ جیسے لوگ موجود ہیں۔ لڑائی کا بگل بجانے سے پہلے ہمیں اپنے گھر اور قوم کو ٹھیک کرنا چاہیئے۔ تاکہ دشمن پر جو ہم ہاتھ ڈالیں۔ وہ اس قدر مضبوط ہو۔ کہ ہاتھ ہٹانے پر ہم دشمن کا دم نکلا ہوا پائیں۔ وزیراعظم نے کشمیر کے متعلق حال ہی میں جو کچھ کہا تھا۔ وہ پوری حکومت کے متفقہ فیصلہ سے کہا گیا تھا۔ خدا آزاد قوموں کو آزماتا ہے۔ اور جنگ کی صورت میں امتحان کیا جاتا ہے۔ پاکستان ایک بڑی اور عظیم الشان مملکت ہے اور خدا ہمیں آزمانا چاہتا ہے۔ کہ ہم اس ورثہ کے اہل ثابت ہوں۔ جو ہمیں ملا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم ملک کے اندرونی حالات کو درست کریں۔ اتحاد۔ تنظیم اور یقین محکم کی وہی مثال قائم کر دیں۔ جو قائد اعظم کے وقت میں قائم تھی۔ اس وقت جبکہ کمزور تھے ہم نے ہندوؤں اور برطانوی سامراج کا مقابلہ کر کے پاکستان حاصل کیا۔ کیا اب ۸ کروڑ مسلمانوں کی یہ قوم اتنی کمزور ہو گئی ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر کو حل نہ کرا سکے۔ خان عبدالقیوم خان نے کہا۔ ہمیں حقیقت پسند ہونا چاہیئے۔ اور ہمت نہ ہارنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ لوگ خوراک کی کمی کی شکایت کرتے ہیں تاجر ہر سال یہی کہتا ہے۔ کہ اس نے کافی روپیہ نہیں کمایا۔ آخر مایوسی کا سبب کیا ہے۔ آزاد قوموں کا یہ شیوہ نہیں ہے۔ ان قوموں کے لئے جو نئی نئی آزادی حاصل کرتی ہیں۔ جنگ میں الجھنا ایک قدرتی فعل ہے۔ میں ہر مسلم مرد اور عورت سے کہتا ہوں۔ کہ ساری قوم کو اس وقت کے لئے تیار کرو۔ جو آنے والا ہے۔ جب کہ خدا ہمیں آزمائے گا۔ اگر سب لوگ متحد ہو جائیں۔ مسلمان بن جائیں۔ صحیح مسلمان۔ ویسے تو اسلامی دستور کا مطالبہ ہم سب کرتے ہیں۔ اور ہمارے دلوں سے موت کا ڈر نکل جائے تو ملک کو جس میں پارٹی بازی۔ ذاتیات۔ رشوت ستانی اور اختلافات ہیں۔ ہم پاک کر سکیں گے۔ اس ملک میں رشوت اور بلیک مارکیٹ کا روپیہ کمانے والوں کو سلام کیا جاتا ہے۔ دراصل ایسے لوگوں کو ذلیل سمجھا جانا چاہیئے۔ اگر ہم بحیثیت ایک شہری کے اپنا فرض ادا کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ملک کی اصلاح نہ ہو سکے۔

کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے خان عبدالقیوم خان نے کہا۔ کہ بھارت کے بعض عناصر وادی کشمیر میں مسلمانوں کو اسی طرح ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ جس طرح کپورتھلہ اور جموں میں ختم کیا گیا۔ ہم نے اب تک صبر سے کام لیا ہے۔ بھارت ہمارے اخبارات پر مبالغہ آمیزی کا الزام لگاتا ہے۔ لیکن بھارتی اخبارات خود مانتے ہیں۔ کہ کشمیری فوج نے نہتے مسلمانوں پر گولی چلائی۔ اور گولیاں اب تک چل رہی ہیں۔ کیا یہ سب کچھ بھارتی فوج کے بغیر ممکن تھا۔ ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ اب تک ہم نے اس حد تک امن پسندانہ رویہ اختیار کیا ہے۔ کہ حکومت پر نرمی برتنے کا اعتراض کیا جا رہا ہے۔ ممکن ہے کہ بھارت کے رویہ سے ایسے حالات ہو جائیں۔ کہ بڑی سے بڑی قربانی دینی پڑے۔ مسلمانوں کو اس وقت تک کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دلانے کے لئے ہم بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔ یہ ہماری عزت کا سوال ہے۔ میں عوام میں جوش اور ولولہ چاہتا ہوں۔ کیونکہ حکومتیں تو آتی رہیں گی اور جاتی رہیں گی۔ پاکستانیوں کو جمہوریت کا نیا نیا تجربہ ہوا ہے۔ آپ لوگ وزارتوں سے کھیلئے۔ وزارتیں بدلئے اور آپ کی مرضی کی جو وزارت آئے۔ اسے رکھئے ہم میں ایسا جذبہ ہونا چاہیئے۔ کہ کسی اصول کو منوانے کے لئے قربانی دینا پڑے۔ تو ایسا نہ معلوم ہو۔ کہ ہم کوئی بڑا کام کر رہے ہیں۔ پاکستانی قوم کے لئے روزمرہ کے کاموں کی طرح قوم و اصولوں کی خاطر جان دینا و جہاد کرنا بھی ایک کام بن جائے۔ خان عبدالقیوم خان نے کہا۔ کہ قائد اعظم کہا کرتے تھے کہ ہمیں آزادی وقت سے پہلے مل گئی ہے۔ ہم اس ورثہ کے قابل نہیں۔ لیکن ہمیں عمل و جذبات و اخلاق میں تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے۔ آج کل قومیں محض فوج کے بل بوتے پر جنگ نہیں لڑتیں۔ پاکستان نے اب تک امن پسندی کا ثبوت دیا ہے۔ وزیراعظم اب دہلی گئے ہیں۔ اور کشمیر کے مسئلے پر بات چیت کریں گے۔ یہ ملاقاتوں کا سلسلہ ختم ہونا چاہیئے اس کے بعد ہم فیصلہ کریں گے۔ کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔

فاطمہ جناح

محترمہ فاطمہ جناح نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ آج سارے پاکستان میں یوم کشمیر منایا جا رہا ہے

تاکہ کشمیری بہنوں اور بھائیوں سے اظہار ہمدردی کیا جائے۔ اور ان کو حق خود ارادیت دلانے کے مطالبہ کی وسیع پیمانے پر حمایت کی جائے۔ ۵ روز قبل یوم کشمیر منانے کا فیصلہ ہوا تھا۔ اور آج مدہا کراچی کے عوام اسی جوش سے جمع ہوئے ہیں۔ آپ واقف ہیں۔ کہ پاکستان و بھارت اس بات پر رضامند ہو چکے ہیں۔ کہ کشمیر میں رائے شماری کا انتظام کیا جائیگا اس تجویز کو ۵ سال گذر چکے ہیں۔ چونکہ یہ رضامندی محض دنیا کو دکھانے کے لئے کی گئی تھی۔ اسی لئے بھارت تاخیری چالوں سے اس پر عملدرآمد سے گریز کر رہا ہے۔ بھارت سمجھتا ہے۔ کہ کشمیری عوام کو بزور شمشیر دبائے رکھنے سے وہ انہیں مغلوب کرلے گا۔ واقعات نے ظاہر کر دیا ہے۔ کہ وہ عوام کے طوفان کو نہ روک سکے گا۔ عوام کو جتنا دبایا گیا۔ جتنا کچلا گیا۔ وہ اتنے ہی ابھرتے گئے۔ اور بھارت کے ارادے ناکام رہے۔ اس کی کوششیں کبھی کامیاب نہ ہوں گی۔ دراصل استصواب رائے سے گریز کی اصلی وجہ یہ ہے۔ کہ بھارت نے کشمیر سے اپنے تعلق کو آئینی رنگ دینے کے لئے ایک نام نہاد دستور ساز اسمبلی قائم کی۔ لیکن تازہ واقعات نے بھارت کی ساری اسکیم کو مسمار کر دیا۔ اور اصل حالات دنیا پر روشن ہو گئے ہیں۔ کشمیری عوام کی جدوجہد ایک انقلابی نکتہ پر پہنچ گئی ہے۔ اور وہ غلط بندھن کو توڑنے اور صحیح رشتہ جوڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بھارت ان کو دبائے رکھنے کی کوششوں میں شدت برت رہا ہے۔ لیکن اب زمانہ بدل چکا ہے۔ جب کسی ایک فرد کو بھی آج کل تابع نہیں کیا جا سکتا۔ تو لاکھوں افراد کے جذبات کے ساتھ مسلسل کس طرح کھیلا جا سکتا ہے۔ مزید تاخیر کے بغیر آزاد و غیر جانبدارانہ رائے شماری ہونی چاہیئے۔ تاکہ کشمیری عوام یہ رائے دے سکیں۔ کہ وہ بھارت سے الحاق چاہتے ہیں یا نہیں۔ گو واقعات نے اس کے امکانات کو ضائع کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں پاکستانی خواتین کی طرف سے کشمیری خواتین کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ کہ انہوں نے اپنے جگر گوشوں کو قربانی کے لئے بھیجا۔ اور یہ ان کی آخری کامیابی کی دلیل ہے۔ آج کے جلوس کا ذکر کرتے ہوئے محترمہ فاطمہ جناح نے کہا۔ کہ اس جلوس کا منشا یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ ہم کشمیر کے باشندوں کی آزادی کی تڑپ میں ان کے شریک ہیں۔ پاکستان کے حصول میں خواتین نے جو قربانیاں کی تھیں۔ کشمیر کی جدوجہد میں خواتین سے ایسی ہی قربانی کی توقع ہے۔ قائد اعظم آخری وقت تک کشمیر کی آزادی کے لئے بے چین رہے۔ ان کی آخری خواہش سے ان کی روحانی کشش باقی ہے۔

بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

اس تجویز پر فوری طور پر لبیک کہیں اور اپنے خدا کی دی ہوئی توفیق کے مطابق اپنے بے خانماں مہاجر بھائیوں کیلئے کم ازکم ایک ایک مکان بنوا دیں۔ وہاں حکومت کو بھی یہ مشورہ دیں گے۔ کہ وہ فوراً ایسے عطایا کی وصولی کا انتظام کرے۔ اور ساتھ ساتھ ان کا اعلان بھی کرتی رہے۔ اس طرح عوام اور بالخصوص مہاجرین کو بھی علم ہو جائیگا۔ کہ کونسے اہل ثروت لوگ واقعی ملک اور اہل ملک کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ اور کر رہے ہیں۔ اور کون ایسے لوگ ہیں۔ جو محض الیکشن کے زمانوں میں آگے آکر یا کبھی کبھی حکومت پر تنقید کر کے محض زبانی مہاجرین کی ہمدردی کے لئے جمع خرچ کرتے رہتے ہیں۔

وزیراعظم پاکستان کی یہ تجویز نہایت ہی ٹھوس اور مفید تجویز ہے۔ اور ہمیں پوری طرح امید ہے کہ اگر اس پر صحیح رنگ میں عمل ہوا۔ تو یقیناً ایک بہت بڑے مسئلہ کا بہت بڑا حصہ حل ہو جائیگا۔

رجسٹرڈ نمبر ایس ۱۱۸۱